توبہ! آداب واحکام

مولانا محمد مجیب الدین قاسمی

(استاذِ دارالعلوم رحمانیہ، حیدرآباد)

انسان خیروشر سے مرکب ہے، یعنی اس کی خمیر میں نیکی اور بدی دونوں صلاحیتیں یکساں طور پر ودیعت کی گئی ہیں؛ اگر خیر نے غلبہ پایا تو اس سے اعمال صالحہ صادر ہوتے یں اور شرور نفس کو تقویت ملے تو وہ شیطان کے دام فریب میں پھنس کر خدا کی نافرمانی کر گذرتا ہے؛ لیکن کامل مؤمن وہی ہے جو اپنے گناہ پر نادم ہوکر فوراً تائب ہوجائے؛ ایسا بندہ اللہ کو بہت زیادہ محبوب ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''سارے کے سارے انسان خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو بہت زیادہ توبہ کرنے والے ہیں'' (ترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ:۲۰۴) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا کہ ''اگر اتنی ہمت نہیں کہ گناہ چھوڑ دو تو توبہ سے تو ہرگز ہمت نہ ہارو، جو گناہ ہوجائے اس سے فوراً توبہ کرلیا کرو'' (اشرف الاحکام:۶۴) ذیل کی سطور میں توبہ سے متعلق چند ضروری باتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

توبہ کی تعریف:

لغت میں توبہ کے معنی رجوع کرنے کے ہیں، اصطلاح میں معصیت سے طاعت کی طرف لوٹنے اور رجوع کرنے کا نام توبہ ہے، توبہ کا فاعل اگر بندہ ہو تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ بندہ نے معصیت سے اطاعت کی طرف جوع کیا اور اگر توبہ کا فاعل اللہ تعالیٰ ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی طرف رجوع کیا (لغات القرآن:۲/۲۰۲) علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ توبہ شریعت کی اصطلاح میں گناہ کو اس کے برا ہونے کی وجہ سے ترک کرنا اور اپنی کوتاہی وخطا پر شرمندہ ہونا اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کرتے ہوئے اس کی تلافی کرنا (مرقاۃ:۵/۱۲۲)

توبہ کی قسمیں:

توبہ کی دو قسمیں ہیں (۱) توبہ اجمالی (۲) توبہ تفصیلی۔

توبہ اجمالی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی پچھلی زندگی کے تمام گناہوں کو اجمالی طور پر یاد کرے اور ان سب سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرے، توبہ اجمالی کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے صلوۃ التوبہ کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کرے بعدہ ارحم الراحمین کی بارگاہ میں نہایت عاجزی وانکساری، ندامت وشرمندگی اور الحاح وزاری کے ساتھ اپنے ایک ایک گناہ کو یاد کرے اور ان سب سے توبہ کرے، توبہ تفصیلی کا حاصل یہ ہے کہ جن گناہوں کی تلافی ممکن ہے ان کی تلافی کرنا شروع کردے مثلاً فرض نمازیں چھوٹ گئیں، جب نمازیں چھوٹنے کا خیال آیا تو فوراً توبہ کرلی لیکن زندگی میں موت سے پہلے ان فائتہ نمازوں کی قضا واجب ہے؛ اگر صرف گناہوں سے توبہ کرکے بیٹھ گیا اور ان کی تلافی نہیں کی تو توبہ کامل نہ ہوگی؛ یہی توبہ تفصیلی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جابجا توبہ کی اہمیت اور قبولیت کو بیان فرمایا ہے اور ایمان والوں کو اس کی طرف توجہ دلائی، ارشاد فرمایا ''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو'' (التحریم:۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ توبۂ نصوح کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ''انسان اپنے گناہ پر نادم وشرمسار ہو، اللہ تعالیٰ سے معذرت طلب کرے (گناہوں کی معافی مانگے) پھر گناہ کی طرف بالکل نہ پھٹکے جس طرح دودھ تھنوں سے نکل کر واپس نہیں جاسکتا'' (تفسیر مظہری:۹/۳۴۵) یعنی ایسی توبہ کرے کہ قلب وذہن کے کسی گوشے میں بھی گناہ کی طرف پلٹنے کا کوئی شائبہ باقی نہ رہ جائے۔

حضرت علی کرم وجہہ سے پوچھا گیا کہ توبہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جس میں چھ چیزیں جمع ہوں (۱) اپنے گذشتہ برے عمل پر ندامت (۲) جو فرائض وواجبات اللہ تعالیٰ کے چھوٹے ہیں ان کی قضا (۳) کسی کا مال وغیرہ ظلماً لیا تو اس کی واپسی (۴) کسی کو ہاتھ یا زبان سے تکلیف پہنچائی تو اس سے معافی (۵) آئندہ اس گناہ کے قریب نہ جانے کا پختہ عزم وارادہ (۶) جس طرح اس نے اپنے نفس کو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے دیکھا ہے اب وہ اس کو اطاعت کرتے ہوئے دیکھ لے (معارف القرآن: ۵۰۶/۸)

ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے توبہ کے سلسلہ میں جامع اصول فرمایا ہے ''اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کرگزریں پھر جلد اس سے باز آجائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرتا ہے'' (النساء: ۱۷) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی توبہ قبول کرنے کا ذمہ لیا ہے جو گناہ کے بعد فوراً اس کی طرف رجوع ہوتے ہیں اور موت سے پہلے پہلے صدق دل سے توبہ کرتے ہیں اور جو عمر بھر جرأت کے ساتھ گناہ کرتے رہے اور جب موت سر پر آپہنچی اور نزع روح شروع ہوگیا، موت کے فرشتے سامنے آگئے اس وقت کہنے لگیں کہ ہم اب توبہ کرتے ہیں ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی؛ کیونکہ انہوں نے فرصت عمر گنوا کر توبہ کا وقت کھودیا؛ لہٰذا گناہ کے صدور کے بعد فوراً توبہ کرنا ہی دنیا وآخرت میں کامیابی کا ضامن ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے؛ اگر تم خطائیں کرو اس قدر کہ تمہاری خطائیں زمین وآسمان کے خلا کو بھر دیں اور پھر تم اللہ سے بخشش مانگو تو بے شک اللہ تعالیٰ تم کو بخشش دیں گے'' (حصن حصین: ۲۰۴) یہ حدیث ہم گناہگاروں کے لیے ایک ڈھارس اور امید کی کرن کے درجہ میں ہے کہ ہمارے گناہ خواہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں مگر توبۂ صادق انسان کو بالکل پاک کردیتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**التائب من الذنب کمن لاذنب له**'' گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو (مشکوٰۃ: ۲۰۶) یہ ہے توبہ کا پھل کہ گناہ اور اس کے اثرات تک ختم ہوجاتے ہیں۔

توبہ واستغفار میں فرق

توبہ اور استغفار میں توبہ اصل ہے کیونکہ استغفار توبہ کی طرف جانے والا راستہ ہے ''**إستغفروا ربکم ثم توبوا الیه**'' (ہود: ۳) اس آیت کے ذیل میں علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ استغفار سے مراد ماضی کے گناہوں سے معافی مانگنا اور توبہ سے مراد ندامتِ قلب کے ساتھ تلافی اور آئندہ اس خطا کو دوبارہ نہ کرنے کا عہد کرنا ہے (روح المعانی: ۲۰۷/۸) اگر استغفار اور توبہ کی حقیقت ایک ہی ہوتی تو حق تعالیٰ شانہ ان کو الگ الگ بیان نہ فرماتے۔

شرائطِ توبہ

علامہ نوویؒ فرماتے ہیں ''**فان کانت المعصیة بین العبد وبین اللّٰه تعالیٰ لاتتعلق بحق اٰدمی فلها ثلثة شروط، احدها ان یقلع عن المعصیة الثانی ان یندم علی فعلها والثالث ان یعزم ان لایعود الیها ابداً وان کانت المعصیة تتعلق باٰدمی فشروطها اربعة فهذه الثلاثة وان یبرأ من حق صاحبها**'' (ریاض الصالحین: ۱۰، ۱۱)

یعنی اگر معصیت کا تعلق بندہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے اور حقوق العباد سے تعلق نہیں تو اس کے لیے تین شرطیں ہیں، ایک یہ کہ گناہ سے فوراً علیحدہ ہوجائے، دوسرے یہ کہ اپنے فعل پر شرمندہ ہو اور تیسرے یہ کہ دوبارہ اس فعل کو نہ کرنے کا عزم کرے (اگر ان تین شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو توبہ صحیح نہیں ہوئی) اور اگر گناہ کا تعلق انسان کے حقوق سے ہے تو اس کے لیے چار شرطیں ہیں، تین تو یہی ہیں، چوتھی شرط یہ ہے کہ اس انسان کے حق سے بری الذمہ ہو، ان شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے توبہ کی جائے تو ضرور قبول ہوگی اور بے شمار فوائد دنیوی وآخروی حاصل ہونگے۔

فوائدِ توبہ

قرآن وحدیث میں توبہ کے بے شمار فائدے بیان کیئے گئے ہیں، توبہ سے جہاں اخروی مصالح حاصل ہوتے ہیں وہیں دنیاوی منافع بھی حصہ میں آتے ہیں؛ چنانچہ توبہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ دونوں جہاں کی کامرانی حاصہ ہوتی ہے ''**وتوبوا الی اللّٰه جمیعاً لعلکم**

تفلحون'' (النور:۳۱) توبہ سے سکون قلب حاصل ہوتا ہے اور بندہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے، ایک بزرگ نے فرمایا کہ ''توبہ سے تائب کو گناہوں کے وجھ سے رہائی مل جاتی ہے اور گناہ کے سبب اس پر جو خوف طاری ہو جاتا ہے وہ زائل ہو کر ایک قسم کی ذہنی آزادی حاصل ہوتی ہے'' (گناہوں کا سمندر اور رحمتِ الٰہی کی وسعت:۸۶) اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب قرار دیا ہے ''ان اللّٰہ یحب التوابین'' (البقرۃ:۲۲۲) نیز اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ توبہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے ''التائب حبیب اللّٰہ''۔

توبہ کی برکت سے رزق میں برکت و وسعت پیدا ہوتی ہے؛ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''**إستغفروا ربکم انه کان عفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعلکم جنت ویجعلکم انهارا**'' (نوح) یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ گناہوں کی معافی سے رزق اور بارش طلب کی جاتی ہے، اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ ''جس نے کثرت سے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کی، اللہ تعالیٰ اس کو ہر غم سے نجات دیں گے، ہر مشکل آسان اور اس سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمائیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق مہیا فرمائیں گے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا'' (ابوداؤد)

اس فرمان نبوی سے معلوم ہوا کہ تائب کے لیے تین ثمرات منجانب اللہ حاصل ہوتے ہیں اور مذکورہ تینوں باتیں دنیاوی زندگی کے سکون کے لیے کتنی اہم ہیں یہ ہر شخص جانتا ہے، توبہ آدمی کو عذاب خداوندی سے محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے، حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''بندہ جب تک توبہ و استغفار کرتا رہتا ہے عذاب خداوندی سے محفوظ رہتا ہے'' (ابن کثیر:۲/۳۱۲) توبہ کا لازوال فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی برکت سے اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے، اعمال میں برکت حاصل ہوتی ہے اللہ کو راضی کرنے کا جذبہ، صبر و شکر، رضا بالقضا اور توکل جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں، توبہ کی برکت سے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں ''**من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللّٰہ سیأتهم حسنات**'' (الفرقان: ۷۰) مذکورہ آیات و احادیث سے جہاں توبہ کی اہمیت معلوم ہوتی ہیں وہیں اس کے بیش بہا فوائد بھی ہمیں دعوت توبہ دیتی ہیں۔

توبہ نہ کرنے کے اسباب:

توبہ میں تاخیر کرنا سخت خسارہ اور نقصان دہ ہے؛ کیونکہ گناہ سے اولاً قلبی قساوت پیدا ہوتی ہے جس سے فکر آخرت سے غفلت بڑھتی جاتی ہے اور آدمی گناہوں کے دلدل میں پھنس کر کفر و گمراہی کی حد تک جا پہنچتا ہے مگر احساس نہیں ہوتا، اکثر لوگ تقدیر کا بہانہ بنا کر کہتے ہیں کہ جو تقدیر میں لکھا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا پھر نہ طاعت سے کوئی فائدہ نہ گناہ سے کچھ ضرر، مگر درحقیقت یہ شیطان اور نفس کا دھوکہ ہے، علم کلام کو مسلمہ اصول ہے کہ ''خلق قبیح قبیح نہیں، کسب قبیح قبیح ہے''، یعنی اللہ تعالیٰ نے بطورِ آزمائش جن اعمال بد کو وجود بخشا ہے اس کا یہ عمل غلط نہیں ہے مگر انسان کا نفس و شیطان کے بھکاوے میں آکر ان اعمال بد کو اختیار کرنا برا ہے، اسی لیے جو گناہ صادر ہو جائے اس سے توبہ کریں اور تقدیر کی آڑ میں خود کو محفوظ نہ سمجھیں، بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہیں، اس کے لیے ہمارے گناہ بخش دینا کیا مشکل ہے؟ مگر کوئی بھی اللہ کی رحمت و قدرت پر بھروسہ کر کے زہر نہیں کھاتا کہ خدا کو ہر چیز پر قدرت ہے یہ زہر ہمیں کوئی گزند نہیں پہونچائے گا تو پھر گناہوں کے زہر سے کیوں کر اپنی زندگی کو تباہ کریں؟ کچھ بندے اس لیے توبہ نہیں کرتے کہ ابھی تو ساری عمر پڑی ہے، بڑھاپے اور آخری عمر میں توبہ کر لیں گے؛ لیکن کیا پتہ کہ بڑھاپا بھی آئے گا یا نہیں، اسی خام خیالی میں عمر گزر جاتی ہے مگر توبہ کی توفیق نہیں ہوتی، یہ محض دھوکہ اور شیطان کی چال ہے، ایسے بھی لوگ ہیں جن کو گناہ کا علم ہی نہیں ہوتا کہ ان سے کون کون سے گناہ ہو رہے ہیں؛ اگر علم ہو تو یہ تصور کرتے ہیں کہ ہمارے گناہ تو پہاڑ جیسے ہیں کیا خبر کہ معاف بھی ہونگے یا نہیں، یہ رحمتِ خداوندی سے مایوسی کی علامت ہے؛ حالانکہ اللہ کی رحمت سے ناامیدی کافروں کا شیوہ ہے مسلمانوں کا نہیں، حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے (جب کہ ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا) وعدہ کرتے ہیں کہ میں تمہارے لیے اپنے پروردگار سے مغفرت چاہوں گا اور انہیں یہ یقین دلاتے ہیں کہ خدا ضرور تمہیں معاف فرمادے گا؛ کیونکہ وہ بہت زیادہ درگذر کرنے والا اور بڑا رحم فرمانے والا ہے (یوسف:۹۸)

اس سے معلوم ہوا کہ گناہ خواہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں نا امیدی کی وجہ سے ترک توبہ نہیں کرنی چاہئے بلکہ پرعزم ہوکر توبہ کریں تو ضرور قبول ہوتی ہے، کبھی کبھی نفسانی خواہشات اور اس کی لذت میں پڑ کر آدمی توبہ نہیں کر پاتا، ایسے وقت میں اللہ کے عذاب کا تصور کریں کہ یہ مزہ تو فانی ہے مگر عذاب خداوندی باقی اور ابدی ہے اور اللہ کی محبت وحکم کو غالب کر کے نفس کی حرام چاہت کو پورا نہ کریں، یہ طریقہ ترک گناہ اور سبقت توبہ کا بہترین نسخہ ہے؛ اگر اخرت میں جوابدہی کا احساس کامل طریقہ پر موجود ہو تو توبہ نہ کرنے کا کوئی سبب نہیں ہے۔

توبہ کے آداب:

توبہ کی قولیت سے کبھی مایوس نہ ہوں خواہ کتنے ہی بڑے گناہ ہوگئے ہوں، خدا سے پرامید رہیں اور توبہ سے اپنے نفس کو پاک کریں یہی مؤمن کی امتیازی خوبی ہے، زندگی کے کسی حصے میں گناہوں پر شرمساری اور ندامت کا احساس پیدا ہوا سے خدا کی توفیق جانیں، صرف خدا کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور اسی کے آگے اپنی عاجزی، بے کسی اور خطا کاری ظاہر کریں؛ کیونکہ خدا کے در کے سوا کوئی اور دروازہ نہیں جہاں بندہ کو معافی مل سکے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ''لوگو! خدا سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ، مجھے دیکھو میں دن میں سو سو بار خدا سے مغفرت کی دعا کرتا رہتا ہوں'' (مسلم: ۲۷۰۲) توبہ کرنے میں عجلت سے کام لیں اس لیے کہ زندگی کا حال کسی کو معلوم نہیں کہ کب مہلت عمل ختم ہوجائے، توبہ واستغفار کے ذریعے قلب وروح اور ذہن وزبان کو گناہوں سے پاک کرتے رہیں، نہایت سچے دل اور خلوص کے ساتھ توبہ کریں، جو زندگی کی کایا یک لخت پلٹ دے اور توبہ کے بعد آدمی ایک دوسرا ہی انسان نظر آئے، یعنی ایسی توبہ کریں کہ پھر قلب وذہن کے کسی گوشہ میں گناہ کی طرف پلٹنے کا کوئی شائبہ باقی نہ رہے، اپنی توبہ پر قائم رہنے کا پختہ عزم کریں، شب وروز دھیان رکھیں کہ خدا سے کیئے ہوئے عہد وپیمان کے خلاف کوئی حرکت نہ ہونے پائے اور اپنی روز افزوں اپنی اصلاح حال سے اپنے عزم کا اندازہ کرتے رہیں۔

جو بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اپنی زندگی کو سدھار لے اس کو کبھی حقیر نہ سمجھیں؛ کیونکہ اس کی سچی توبہ اللہ کے نزدیک ہمارے اعمال سے زیادہ مقبول ہو، توبہ کے لیے سیدالاستغفار کا اہتمام کریں، نبی کریم ﷺ نے حضرت شداد بن اوس سے فرمایا کہ سیدالاستغفار یعنی سب سے عمدہ دعا ہے اور وہ یہ ہے: ''**اللّٰھم انت ربی لاإله إلا انت حلقتنی انا عبدک وانا علی عهدک ووعدک مااستطعت اعوذبک من شرماصنعت ابوء لک بنعمتک علی ابوء بذنبی فاغفرلی فانه لایغفر الذنوب الا انت**'' (بخاری بحواله مشکوة: ۲۰۴)

خلاصہ یہ کہ انسان کی عمر کا کوئی بھروسہ نہیں، رحمتِ خداوندی کی کوئی حد نہیں، اپنی سابقہ غفلت کو دور کریں خلوص دل کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کریں اور گناہوں سے توبہ کریں کیونکہ خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ خوشی جس چیز سے ہوتی ہے وہ بندہ کی توبہ ہے۔

☆☆☆